سوانح حیات شیخ الکل حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی

الحیاۃ بعد الممات

از: مولانا فضل حسین بہاری رحمۃ اللہ علیہ

المکتبۃ الاثریۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

سوانح حیات حضرت الامام سید محمد نذیر حسین صاحب مرحوم محدث دہلوی

الحیاۃ بعد المماۃ

از: حضرت مولانا فضل حسین صاحب بہاری رحمۃ اللہ علیہ

المکتبۃ الاثریۃ
جامع اہلحدیث بالمقابل [illegible] سانگلہ ہل [illegible]

نام کتاب ۔۔۔۔ [illegible]

[illegible]

تعداد ۔۔۔۔ [illegible]

ناشر ۔۔۔۔ [illegible]

قیمت ۶۰ روپے

نے اِس پر خیال نہیں فرمایا میاں صاحب نے بھی اُس فتوے پر دستخط نہیں کیا۔ اُستاد کی مخالفت پر لوگ متحیر ہوئے اور چھ مہینے تک اِس مخالفت کا چرچا دہلی میں ہوتا رہا چھ مہینے کے بعد جب کتاب طوالع الانوار مکہ معظمہ سے آئی تو میاں صاحب یہ جزئی اُس کتاب میں نکالکر شاہ صاحب کے حضور میں لے گئے اور پیش کر کے عرض کیا کہ اب حضور اُس فتوے کو منگا کر قلم زد کریں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

چھ مہینے کے بعد فیصلہ

میاں صاحب فرماتے تھے کہ جب تک طوالع الانوار آئی نہیں تھی میں دہلی میں مُنہ دکھانے کے قابل نہیں تھا جدھر نکلتا اُنگلیاں اُٹھتیں کہی ہے۔

شاہ محمد اسحٰق صاحب کا اقتدا

ایک روز مولانا شاہ محمد اسحٰق رح کے حلقہ درس میں ترمذی کا سبق ہو رہا تھا اِس سبق میں ایک جگہ لفظ کان محذوف تھا شاہ محمد اسحٰق رح نے شاگردوں سے پوچھا کہ کان کہاں کہاں حذف ہوتا ہے۔

حذف کان کی تحقیق

میاں صاحب نے بجائے اُن چار جگہوں کے جہاں نحوی لوگ عموماً حذف کان کا بیان کرتے ہیں۔ اور معمولی درسی کتب متون و شروح میں اُنہیں مواضع اربعہ پر کفایت کرتے ہیں چھ مواضع میں کان کا حذف ہونا بیان کیا اور گِن کر بتا دیا کہ فلاں محل میں بھی کان محذوف ہوتا ہے اور فلاں مقام میں بھی مگر نحاۃ اُن دو کا ذکر نہیں کرتے چنانچہ جناب شاہ محمد اسحٰق علیہ الرحمۃ نے بھی اِس کی تصویب اور تصدیق کی۔

باب سوم

یکم محرم سنہ ۱۲۵۹ھ مطابق ۲- فروری سنہ ۱۸۴۳ء سے ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۴ھ مطابق ستمبر سنہ ۱۸۸۷ء (چھیالیس ۴۶ برس) کے واقعات

مسند درس پر متمکن ہونا، تفسیر حدیث فقہ پر عبور، مطالعہ اور وسعت نظر، درس، وعظ، اراکین قلعہ سے تعلق، گورنمنٹ انگلشیہ کے ساتھ وفاداری، راولپنڈی کی نظربندی، اہلیہ کی وفات، شمس العلما کا خطاب، سفر حج، مختلف اقطار عالم میں اقتدار، مولانا سید

مولوی صاحب نے کہا سورہ نساء کے چوتھے رکوع میں والمحصنات کے پہلے حرمت علیکم امھا تکم و بناتکم و اخواتکم و عمٰاتکم و خالاتکم۔
یہ سن کر پاشا تو دم بخود ہو گئے اور مولوی تلطف حسین صاحب نے بمصداق "ہر کہ دست از جاں بشوید ہرچہ در دل آید بگوید" بلند آواز اور ترش رو لہجہ میں یہ اسپیچ دی۔

مولوی تلطف حسین کی اسپیچ

بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہم لوگ جو اپنے وہابی ہونے کے اقراری نہیں ہیں صرف بے اصل تہمتوں اور افتراؤں پر وہابی قرار دئے جائیں اور اس حرم محترم میں جو مامن خلائق ہے ایسی ایسی تکلیفیں پائیں اور سختیاں جھیلیں۔
اور اصل وہابیان نجد جو مدعی وہابیت ہیں بے روک ٹوک آویں حج کریں اور چلے جائیں اُن سے کسی قسم کا تعرض نہ ہو اُن کے سوا دوسرے دوسرے مذاہب کے لوگ شیعہ، خارجی وغیرہ بے تکلف ہمیشہ آویں حالانکہ وہ لوگ اصولاً و فروعاً مذہب اہل سنت والجماعت کے علانیہ مخالف ہیں اُن سے کسی طرح کی باز پرس نہ ہو اور ہم لوگوں پر جو اصولاً و فروعاً اہل سنت والجماعت ہیں یہ داروگیر ہو رہی ہے
حرم محترم میں محرمات قطعیہ اتفاقیہ کا ارتکاب ہو (جیسے آب زمزم کی بیع وغیرہ عین مسجد الحرام میں) اس پر حکام مکہ کی جانب سے سرزنش نہ کی جائے اور ہم لوگوں پر باوجود عدم صدور کسی جرم شرعی کے صرف تہمتوں کے سبب یہ مواخذہ ہو کیا یہ ظلم نہیں ہے اور ہم مظلوم نہیں ہیں؟
ہندوستان میں اس وقت انگریزی حکومت ہے وہاں ہر مذہب والا آزادی کے ساتھ اپنے شعار مذہب کے ادا کرنے کا مجاز ہے۔ کوئی مسلمان نہ جمعہ سے روکا جاتا ہے نہ جماعت سے اور یہاں اسلامی سرزمین اور مسلمانوں کی حکومت میں ہم لوگ طواف کعبہ اور جمعہ و جماعت سے مجبور ہیں۔
اس کے بعد ہم یہ کہنے سے معذور سمجھے جائیں کہ انگریزی گورنمنٹ ہندوستان میں ہم مسلمانوں کے لئے خدا کی رحمت ہے۔

مصاحبین پاشا کی برہمی

اس اسپیچ سے بعض مصاحبین پاشا نے برہم ہو کر کہا کہ "پاشا کے حضور